

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 اپریل، 1995

کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ

بنام

بجئے کمار المل

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعات 23 و 26 کی وضاحت (جیسا کہ ٹیکس قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1975 کے ذریعے شامل کیا گیا ہے) مکان سے آمدنی - حساب فہمی - دو سے زیادہ مالکان کی ملکیت والی جائیداد - دفعہ 23 (2) کے تحت فراہم کردہ کٹوتی - ہر شریک مالک کو اس کے حصص میں سے گھر کی جائیداد کی سالانہ قیمت میں الگ سے قبضہ دیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ ایک گھر میں غیر منقسم ایک تہائی حصص کا مالک تھا جس پر وہ اپنے بھائی اور دیگر شریک حصص کے ساتھ اپنی سکونت کے لیے قابض تھا۔ مدعا علیہ کی تشخیص میں، تشخیص کے سال 1962-63 کے لیے، آئی ٹی اونی نے دفعہ 23 (2) میں بیان کردہ رقم کو گھر کی سالانہ کرایہ کی قیمت میں سے کاٹ لیا اور پھر بقایا سالانہ کرایہ کی قیمت کو شریک مالکان میں تقسیم کر دیا۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ دفعہ 23 (2) کے ذریعے فراہم کردہ کٹوتی ہر شریک مالک کو الگ سے دی جانی چاہیے۔ ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ ریونیونے اس عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: دفعہ 26 کی زبان، وضاحت کو مد نظر رکھے بغیر بھی، کافی واضح ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جہاں عمارتوں یا عمارتوں اور اس سے منسلک زمینوں پر مشتمل جائیداد دو یا زیادہ افراد کی ملکیت ہے اور ان کے متعلقہ حصص قطعی اور قابل تعین ہیں، تو ایسی جائیداد کے سلسلے میں ان کا

مشخصہ افراد کی انجمن کے طور پر نہیں کیا جائے گا، اور یہ کہ دفعات 22 سے 25 کے مطابق جائیداد سے ہونے والی آمدنی میں ایسے ہر شخص کا حصص اس کی کل آمدنی میں شامل کیا جائے گا۔ دفعات 22 سے 25 میں اس طریقے کا تعین کیا گیا ہے جس میں گھر کی جائیداد سے آمدنی کا تعین کیا جاتا ہے۔ لہذا، مدعا علیہ کو یہ دعویٰ کرنے میں جائز قرار دیا گیا کہ دفعہ 23(2) کے ذریعہ فراہم کردہ کٹوتی کو اسے مذکورہ مکان کی جائیداد کی سالانہ قیمت میں اس کے حصے سے الگ کرنے کی اجازت دی جائے، کیونکہ اس میں اس کا ایک قطعی اور قابل تصدیق حصہ تھا۔ درحقیقت، یہ خیال ٹیکس قوانین ترمیم ایکٹ، 1975 کے ذریعے دفعہ 26 میں منسلک وضاحت کے ذریعے کسی شک سے بالاتر واضح کیا گیا ہے۔

سی آئی ٹی بنام شیام سندر، 122 آئی ٹی آر 541؛ تلسی داس بنام سی آئی ٹی، [1983] 63 سی ٹی آر 324 اور سی آئی ٹی بنام شانتی دیوی جالان، 139 آئی ٹی آر 152 اور 106 آئی ٹی آر 743، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2298 (این ٹی)، سال 1977۔

آئی ٹی آر نمبر 274، سال 1968 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 24.11.75 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے این شکلا، بی ایس آہو جا اور مس اے سبھاشینی۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

بی پی جیون ریڈی، جسٹس - اس اپیل کو ریونیو کی طرف سے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی جاتی ہے جس میں اس کے حوالے کردہ سوال کا جواب ٹیکس دہندہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف دیا جاتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت حوالہ دیا گیا سوال یہ تھا کہ "کیا، حقائق اور کیس کے حالات پر، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 23(2) میں مذکور قانونی الاؤنس کو ہر بار گھر کی جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا حساب لگانے میں الگ سے اجازت دی جانی چاہیے جو ٹیکس دہندہ سمیت ہر شریک مالک کے حصے میں آتی ہے؟"

یہاں متعلقہ تشخیص کا سال 1962-63 ہے۔ مدعا علیہ متعلقہ مدت کے دوران مکان میں غیر منقسم ایک تہائی حصص کا مالک تھا۔ وہ اپنے بھائی اور دیگر شریک حصص داروں کے ساتھ اپنی سکونت کے لیے اس گھر پر قابض تھا۔ مدعا علیہ کی تشخیص میں، آئی ٹی او نے دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) میں

بیان کردہ رقم کو گھر کی سالانہ کرایہ کی قیمت میں سے کاٹ لیا اور پھر بقایا اے ایل وی کو شریک مالکان میں تقسیم کر دیا۔ مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ دفعہ 23(2) کے ذریعے فراہم کردہ کٹوتی ہر شریک مالک کو الگ سے دی جانی چاہیے۔ یہ مذکورہ تنازعہ ہے جو عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجے گئے سوال میں ظاہر ہوتا ہے۔

ہم فوری طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کا تنازعہ اصل میں تخمینہ کاری کے سال 1976-77 کے بعد اور اس کے بعد دفعہ 26 میں وضاحت داخل کرنے کی وجہ سے پیدا نہیں ہو گا۔ ٹیکس قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1975 کے ذریعے مذکورہ وضاحت داخل کیے جانے سے پہلے تنازعات پیدا ہو چکے تھے۔

دفعہ 22 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی عمارت اور زمین پر مشتمل جائیداد کی سالانہ قیمت جس کا مشخص الیہ مالک ہے، گھر کی جائیداد سے آمدنی کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول ہوگی۔ دفعہ 23 اس طریقے کا تعین کرتی ہے جس میں سالانہ قیمت کا تعین کیا جانا ہے۔ ذیلی دفعہ (2)، جو ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے، بشرطیکہ جہاں جائیداد مالک کے قبضے میں اس کی اپنی سکونت کے مقاصد کے لیے مکان پر مشتمل ہو، ایسے گھر کی سالانہ قیمت کا تعین پہلے اسی انداز میں کیا جائے گا جیسے کہ جائیداد کرایہ پر دی گئی ہو اور اس میں اس طرح طے شدہ رقم کا نصف یا ایک ہزار آٹھ سو روپے، جو بھی کم ہو، مزید کم کیا جائے گا۔ دفعہ 26، جو ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ دوسرا دفعہ ہے، اس کی وضاحت کے ساتھ 1.4.1976 سے اثر کے ساتھ داخل کیا گیا ہے، اس طرح پڑھتا ہے:

"شریک مالکان کی ملکیت والی جائیداد۔

26. جہاں عمارتوں یا عمارتوں اور اس سے منسلک زمینوں پر مشتمل جائیداد دو یا زیادہ افراد کی ملکیت ہے اور ان کے متعلقہ حصص قطعی اور قابل تعین ہیں، ایسے افراد کو ایسی جائیداد کے سلسلے میں افراد کی انجمن کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا، لیکن ہر ایسے شخص کا حصص جائیداد سے ہونے والی آمدنی میں جیسا کہ دفعات 22 سے 25 کے مطابق مشخصہ گیا ہے، اس کی کل آمدنی میں شامل کیا جائے گا۔

وضاحت: اس دفعہ کے مقاصد کے لیے، دفعہ 2 حصص کی ذیلی دفعہ (2) کی توضیحات کو ہر ایسے شخص کے حصے کی گنتی کے لیے لاگو کرتے ہوئے، جس کا اس دفعہ میں حوالہ دیا گیا ہے، اس

طرح کے حصے کا حساب لگایا جائے گا، گویا کہ ہر ایسا شخص انفرادی طور پر اس ذیلی دفعہ میں فراہم کردہ راحت کا حقدار ہے۔

ہماری رائے میں، دفعہ 26 کی زبان، وضاحت کو مد نظر رکھے بغیر بھی، کافی واضح ہے۔ اس میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ جہاں عمارتوں (یا عمارتوں اور اس سے منسلک زمینوں) پر مشتمل جائیداد دو یا زیادہ افراد کی ملکیت ہے اور وہاں متعلقہ حصص قطعی اور قابل تعین ہیں، تو ایسی جائیداد کے سلسلے میں ان کا مشخصہ افراد کی انجمن کے طور پر نہیں کیا جائے گا، اور یہ کہ دفعات 22 سے 25 کے مطابق جائیداد سے ہونے والی آمدنی میں ایسے ہر شخص کا حصص اس کی کل آمدنی میں شامل کیا جائے گا۔ دفعات 22 سے 25 میں اس طریقے کا تعین کیا گیا ہے جس میں گھر کی جائیداد سے آمدنی کا تعین کیا جانا ہے۔ لہذا، ہماری رائے ہے کہ مدعا علیہ کا یہ دعویٰ جائز تھا کہ دفعہ 2 حصص (2) کے ذریعہ فراہم کردہ کٹوتی کو اسے مذکورہ مکان کی جائیداد کی سالانہ قیمت میں اس کے حصے سے الگ کرنے کی اجازت دی جائے، کیونکہ اس میں اس کا ایک قطعی اور قابل تصدیق حصہ تھا۔ درحقیقت، اس خیال کو مذکورہ ترمیم ایکٹ کے ذریعے دفعہ 26 میں منسلک وضاحت سے شک سے بالاتر واضح کیا گیا ہے۔

یہ ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ اپیل کے تحت فیصلے کے علاوہ (106 آئی ٹی آر 743 میں رپورٹ کردہ)، دہلی اور بمبئی عدالت عالیہ س نے بھی سی آئی ٹی بنام شیام سندر، 122 آئی ٹی آر 541 اور تلسی داس بنام سی آئی ٹی، (1983) سی ٹی آر 324 میں اسی طرح کا نظریہ اختیار کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کلکتہ عدالت عالیہ نے خود سی آئی ٹی بنام شنانتی دیوی جالان، 139 آئی ٹی آر 152 میں اپیل کے تحت فیصلے کی پیروی کی ہے۔

اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔